

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار کے مطابق مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کی سالانہ پیش گوئی کے 1.5 فیصد تک رہا جبکہ یہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.1 فیصد تھا۔ مالیاتی خسارے کی بلند سطح سے جی ڈی پی کے سالانہ 4.9 فیصد ہدف کو حاصل کرنے کے متعلق حکومت کی صلاحیت کے بارے میں خدشات بڑھ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مقررہ ہدف سے تجاوز کا اہم سبب اخراجات (انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے اخراجات کا بڑھنا) میں غیر متوقع اضافہ اور محصولات کی وصولیوں کا اگلی سہ ماہی تک موخر ہونا ہے۔ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو مالیاتی خسارے کے رجحان کو آئندہ سہ ماہی کے آخر تک سالانہ ہدف سے ہم آہنگ ہو جانا چاہیے۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی وصولیوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے جس میں بڑا حصہ غیر ٹیکس محاصل کا ہے، جو تشویش کا باعث ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر ٹیکس محاصل میں تیزی سے اضافے کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی اور مالیاتی سال کی ہر سہ ماہی میں اس کا تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اسٹیٹ بینک اپنے منافع میں سے 70 ارب روپے حکومت کو منتقل نہیں کرتا تو غیر ٹیکس محاصل کم ہو کر 58.5 ارب روپے کی سطح پر آ جاتے۔

روپے کے لحاظ سے مالیاتی خسارے میں تیزی سے نمو کے باوجود اس کی ملکی ذرائع سے مالکاری میں معتدل اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس کی وجہ خالص بیرونی مالکاری میں نمایاں اضافہ ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت مرکزی بینک سے انجانی گرانے کی حامل قرض گیری پر انحصار کو کم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

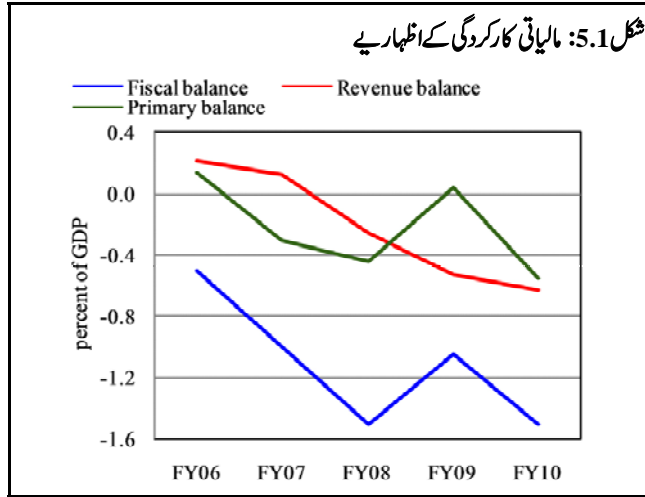
حکومت کے لیے راستے کا انتخاب کرنا بہت مشکل ہے۔ ایک جانب اس پر سماجی شعبے میں اخراجات بڑھانے اور انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے خاصا دباؤ ہے جبکہ انسداد دہشت گردی کی مہم پر آنے والی لاگت بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب کمزور معیشت نے موجودہ ٹیکس بنیاد سے محصولات کو بڑھانے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری خدمات کی فراہمی کی خاطر ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مالی سال 09ء اور مالی سال 10ء کے دوران نجی بینکوں کے ذریعے مالیاتی خسارے کی بھاری مالکاری میں نجی شعبے کے خالص قرضے کی طلب میں تیزی سے کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ لیکن یہ پائیدار سطح نہیں ہے اس سے ملکی بچتوں اور ملکی قرضہ منڈی کو مزید بہتر بنانے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

حکومتی اخراجات کی ساخت کی مشکل نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے وسط مدت کے دوران ٹیکس اصلاحات کے ذریعے محصولات میں اضافہ کرنا حکومت کی مالیاتی یکجائی کے لیے بے حد اہمیت کا حامل ہوگا۔

5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہار

مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں بہتری کی علامات ظاہر کرنے کے بعد مالی سال 10 کی پہلی سہ ماہی کے دوران اہم مالیاتی اظہار یوں میں خاصا بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے۔ محصولاتی توازن میں خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 1 فیصد مالی سال 05ء سے مسلسل بگاڑ کا شکار ہے اور یہ مالی سال 10ء کی پہلی



سہ ماہی میں 0.6 فیصد تک پہنچ گیا جو مالی سال 02ء سے (جب سے سہ ماہی اعداد و شمار دستیاب ہونا شروع ہوئے) اس کی بلند ترین سطح ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ یہ اضافہ اس سطح سے کہیں زیادہ ہو سکتا تھا اگر جاری اخراجات میں غیر شناخت شدہ اخراجات کو شامل نہ کیا جاتا۔ محصولاتی توازن میں بگاڑ پریشان کن ہے کیونکہ اس سے جاری اخراجات کو پورے کرنے کے لیے قرض گیری کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ اخراجات، ترقیاتی اخراجات کے مقابلے میں معیشت میں رقوم واپس کرنے کی گنجائش کو بڑھانے کی صلاحیت کے حامل نہیں ہوتے۔ اسی لیے مالیاتی ذمہ داری و تجدید قرضہ ایکٹ 2005ء کے تحت مالی سال 08ء کے بعد سے محصولاتی فاضل کو لازمی قرار دیا گیا تھا۔

اسی طرح، س 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی توازن کا خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 2 فیصد 0.6 فیصد ہو گیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں صفر پر تھا۔ یہ توسیعی مالیاتی پالیسی کا عکاس ہے: یعنی سودی ادائیگیاں نکال کر حکومتی اخراجات میں اضافہ۔ اس کے نتیجے میں امکان ہے کہ خام ملکی پیداوار کے لحاظ سے ملکی قرضوں میں اضافے کا رجحان جاری رہے گا۔ یہاں یہ اضافہ کرنا ضروری ہے کہ بنیادی خسارے کا تسلسل قرضوں کی پائیداری کے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔

5.3 حاصل

س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی حاصل 11 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 427.3 ارب روپے ہو گئے جبکہ گزشتہ برس ان میں 23.1 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.1)۔ محصولات کی وصولیوں میں کمزور نمو کا اہم سبب ٹیکس حاصل کی نمو میں کمی ہے۔ دوسری جانب، غیر ٹیکس حاصل میں مضبوط نمو ہوئی ہے لیکن یہ ٹیکس حاصل کی نمو میں ہونے والی سست روی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہوئی۔

¹ محصولاتی توازن کی پیمائش حکومت میں بچت کی صلاحیت سے کی جاتی ہے اور اس کا حساب کتاب مجموعی حاصل اور جاری اخراجات کے مابین فرق سے لگایا جاتا ہے۔

² بنیادی توازن سے مالیاتی خسارے کی پائیداری کو جانچنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے سودی ادائیگیوں کے اثرات کو منہا کر کے موجودہ صوابدیدی میزانیہ موقف اجاگر ہوتا ہے۔

جدول 5.1: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ (ارب روپے)						
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا ستمبر				
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 08ء	م 08ء	م 07ء	
11.0	23.1	427.3	385.0	312.6	255.7	مجموعی حاصل
7.2	26.8	298.8	278.7	219.7	199.2	ٹیکس حاصل ³
20.9	14.5	128.5	106.3	92.9	56.5	غیر ٹیکس حاصل
24.5	11.1	650.9	522.8	470.7	342.4	مجموعی اخراجات
14.2	34.2	521.0	456.1	340.0	244.2	جاری
100.8	-55.6	115.7	57.6	112.9	65.2	ترقیاتی و خالص قرض گاری
56.3	-49.0	14.2	9.1	17.8	33.0	غیر شناخت شدہ اخراجات
62.4	-12.8	-223.7	-137.7	-158.1	-86.7	مالیاتی توازن
ملفوظاتی ڈی پی پی فیصد ⁴						
--	--	2.9	2.9	3.0	2.9	مجموعی حاصل
--	--	2.0	2.1	2.1	2.3	ٹیکس حاصل
--	--	0.9	0.8	0.9	0.6	غیر ٹیکس حاصل
--	--	4.4	4.0	4.5	3.9	مجموعی اخراجات
--	--	3.5	3.5	3.2	2.8	جاری
--	--	0.8	0.4	1.1	0.7	ترقیاتی و خالص قرض گاری
--	--	0.1	0.1	0.2	0.4	غیر شناخت شدہ اخراجات
--	--	-1.5	-1.1	-1.5	-1.0	مالیاتی توازن
--	--	-0.6	0.0	-0.4	-0.3	بنیادی توازن
--	--	-0.6	-0.5	-0.3	0.1	مصولاتی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ						

غیر ٹیکس حاصل میں قدرے مضبوط نمو (ٹیکس حاصل کے مقابلے میں) کے باعث م 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی حاصل میں اس کا حصہ بڑھ کر 30.1 فیصد تک پہنچ گیا ہے جو گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 27.6 فیصد تھا۔ تاہم غیر ٹیکس حاصل کی ناقابل پیش گوئی نوعیت کے باعث مجموعی حاصل میں اس کے حصے کے بڑھنے کو بمشکل ہی خوش آئند پیش رفت قرار دیا جاسکتا ہے۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکس حاصل میں 7.2 فیصد کا اضافہ ہوا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں ہونے والے 26.8 فیصد اضافے سے خاصا کم ہے (دیکھئے جدول 5.2)۔ ٹیکس حاصل کے اجزائے ترکیبی کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیٹرولیم لیوی کے علاوہ دیگر تمام اہم ٹیکس زمروں کا اس کی سست روی میں حصہ رہا ہے۔ خصوصاً، پیٹرولیم لیوی نے زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران ٹیکس حاصل میں 24.1 ارب روپے کا اضافہ کیا جبکہ گزشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں اس میں صرف 1.8 ارب روپے بڑھ سکے تھے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ پیٹرولیم لیوی کو

³ مالی سال 07ء تا مالی سال 09ء میں پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارجز کو ٹیکس حاصل میں شامل کیا گیا ہے۔

⁴ مالی سال 07ء تا مالی سال 09ء کے لیے نظر ثانی شدہ نامیہ بی ڈی پی کو استعمال کیا گیا ہے۔

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 5.2: ٹیکس و غیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی					
ارب روپے					
سال بہ سال تبدیلی (فیصد)	جولائی تا ستمبر				
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
7.2	26.8	298.8	278.7	219.7	ٹیکس محاصل
-6.3	13.3	84.1	89.7	79.2	بلا واسطہ ٹیکس
-9.1	73.1	1.7	1.8	1.0	جائیداد پر ٹیکس
7.0	39.4	146.1	136.6	98.0	اشیا و خدمات پر ٹیکس
-13.4	31.0	33.1	38.2	29.1	عالمی تجارت پر ٹیکس
1206.1	-55.6	24.1	1.8	4.2	پیٹرولیم لیوی
-6.5	28.2	9.9	10.5	8.2	دیگر ٹیکس
20.9	14.5	128.5	106.3	92.9	غیر ٹیکس محاصل
--	--	0.0	0.0	0.0	پی ٹی اے / محکمہ پوسٹ آفس
-93.5	-87.1	0.1	1.6	12.6	سود (پی ایس ای دیگر)
98.7	372.2	18.9	9.5	2.0	منافع منقسمہ
150.0	-40.8	70.0	28.0	47.3	اسٹیٹ بینک کا منافع
-93.4	2070.2	1.9	29.2	1.3	دفاع
-9.9	37.4	5.7	6.4	4.6	ٹیکس پر ترقیاتی چارجز
--	--	0.0	4.0	--	خام تیل پر دی گئی رعایت
-10.9	-7.8	9.2	10.4	11.3	تیل / ٹیکس پر رائلٹی
31.9	24.7	22.6	17.1	13.7	دیگر
11.0	23.1	427.3	385.0	312.6	مجموعی محاصل

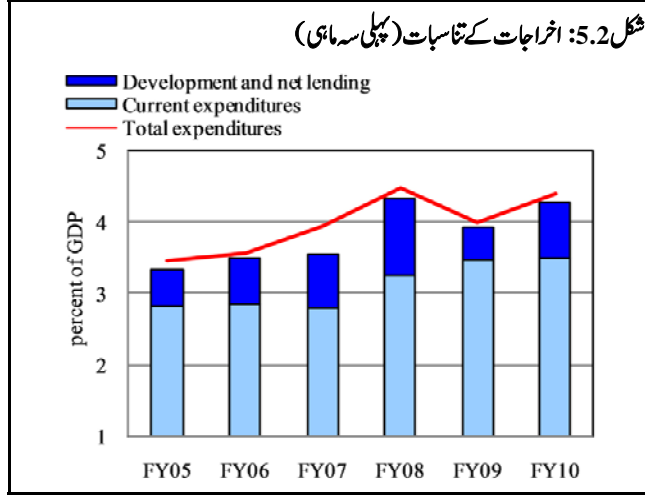
ماخذ: وزارت خزانہ

رواں مالی سال کے آغاز سے معین صرف ٹیکس کے طور پر نافذ کیا گیا تھا۔ پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارجز کی جگہ پیٹرولیم لیوی نے لے لی ہے اور انہیں اب ٹیکس محاصل کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جانب، ملکی طلب میں کمی کے باعث اشیا و خدمات پر ٹیکس میں بھی کمزوری کی علامات واضح ہیں۔ اسی طرح، درآمدات کی مقدار میں کمی اور اجناس کے قدرے پست عالمی نرخوں کی وجہ سے عالمی تجارت پر ٹیکسوں میں بھی کمی آئی ہے۔ یہ کمی اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی تھی اگر گزشتہ برس کے مقابلے میں روپے کی قدر میں نمایاں کمی نہیں ہوتی۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 128.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 106.3 ارب روپے تھا، اس طرح اس میں 20.9 فیصد کی سال بسال مضبوط نمو ہوئی ہے۔ غیر ٹیکس محاصل میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) منافع منقسمہ کی صورت میں رقوم کی آمد کی بلند سطح اور (ب) حکومت کو اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی کا تیزی سے بڑھنا۔ موخر الذکر میں اضافے کا بنیادی سبب مرکزی بینک کے پاس رکھے گئے حکومتی قرضے کا بھاری اسٹاک ہے۔ اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی اور منافع منقسمہ سے غیر ٹیکس محاصل کے دیگر زمروں میں ہونے والی سست روی کے اثرات کو زائل کرنے میں مدد ملی ہے۔

5.4 اخراجات

میں 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں 24.5 فیصد اضافہ ہوا ہے جو کہ گزشتہ برس ہونے والی 11.1 فیصد نمو کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہے۔ مجموعی اخراجات کے اجزائے ترکیبی پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اخراجات کو بڑھانے میں جاری اخراجات کے ساتھ ساتھ ترقیاتی



اخراجات میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا۔ م 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 92.1 فیصد کی غیر معمولی سال بسال نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 48.9 فیصد کی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ مجموعی اخراجات میں بلند نمو کی عکاسی مجموعی اخراجات اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافے سے بھی ہوتی ہے جو بڑھ کر 4.4 فیصد تک پہنچ گیا اور گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4 فیصد تھا (دیکھئے شکل 5.2)۔

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں جاری اخراجات 14.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 521 ارب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے جدول 5.3) جو کہ جی ڈی پی کا 3.5 فیصد بنتا ہے۔ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ صوبوں کے جاری اخراجات میں مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی میں 21.3 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ یہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 12.2 فیصد بڑھ رہے تھے۔

جدول 5.3: جاری اخراجات کے اجزائے ترکیبی (ارب روپے)					
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا ستمبر			
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
14.2	34.2	521.0	456.1	340.0	جاری اخراجات
					جس میں
-0.6	28.1	141.5	142.3	111.1	سودی ادائیگیاں
0.9	30.0	129.3	128.1	98.5	ملکی
-14.2	12.8	12.2	14.2	12.6	بیرونی
266.0	112.1	60.1	16.4	7.7	گرانٹس (صوبوں کے علاوہ)
4.9	42.8	86.2	82.2	57.5	دفاع
-78.2	97.7	11.0	50.6	25.6	اقتصادی امور
22.0	-0.2	1.4	1.1	1.1	صحت
28.8	6.3	6.8	5.3	5.0	تعلیمی امور و خدمات
21.3	12.2	139.6	115.1	102.6	صوبائی
ماخذ: وزارت خزانہ					

مزید برآں، وفاقی حکومت کے جاری اخراجات میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ: (الف) دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے باعث دفاعی اخراجات بلند سطح پر پہنچ گئے اور (ب) غیر حکومتی اداروں کی گرانٹس میں اضافہ ہو گیا۔ موخر الذکر میں اضافے کا سبب غریبوں کے لیے شروع کیے گئے اعانتی پروگراموں اور بے گھر افراد کو کی جانے والی ادائیگیاں ہیں۔ دوسری جانب، سودی ادائیگیوں پر حکومت کے اخراجات میں تقریباً کوئی تبدیلی نہیں آئی اور یہ 141.5 ارب روپے کی سطح پر رہے جبکہ یہ گزشتہ برس 142.3 ارب روپے تھے۔ ”اقتصادی امور“ کے تحت اخراجات میں نمایاں کمی سے ممکنہ طور پر زراعت میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے، جو حکومت نے گزشتہ برس مختلف شعبوں کو فراہم کی تھی۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کے ترقیاتی اخراجات بڑھ کر 109 ارب روپے ہو گئے جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 56.8 ارب روپے کی سطح پر تھے۔ اعداد و شمار کی مزید تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اضافے کا اہم سبب صوبائی حکومتیں تھیں جن کا مجموعی ترقیاتی اخراجات میں حصہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 46.3 فیصد ہو گیا ہے جو مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 37 فیصد تھا۔

5.5 ملکی میزانیہ مالکاری⁵

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیش گوئی سے زیادہ مالیاتی خسارے نے مالکاری کے اندرونی و بیرونی ذرائع پر دباؤ میں اضافہ کر دیا ہے۔ مجموعی مالکاری ضروریات میں سے تقریباً ایک تہائی کو بیرونی ذرائع سے پورا کیا گیا جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ صرف 4.5 فیصد تھا۔ بیرونی مالکاری میں تیزی سے اضافہ زیادہ تر اگست 2009ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے برج فنانسنگ⁶ کی مدد میں ملنے والی رقم کی عکاسی کرتا ہے۔ خالص بیرونی مالکاری میں تیزی سے اضافے کے باوجود اعانت میزانیہ کے لیے ملکی ذرائع سے مالکاری میں بھی اضافہ ہوتا رہا اور یہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 146.6 ارب روپے تک پہنچ گیا (دیکھئے جدول 5.4)۔

جدول 5.4: مالکاری کے ذرائع (ارب روپے)						
جولائی تا ستمبر			نوشونما (فیصد)		فیصد شیئر ¹	
میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء
158.1	137.7	223.7	-12.9	62.5	100.0	100.0
36.8	6.2	77.1	-83.3	1151.2	4.5	34.5
121.3	131.7	146.6	8.6	11.3	95.5	65.5
69.9	104.6	39.0	49.8	-62.7	(79.4)	(26.6)
51.4	27.1	107.6	-47.3	297.3	(20.6)	(73.4)
ماخذ: وزارت خزانہ						
1 قوسین میں دیے گئے اعداد و شمار مالکاری کے اندرونی ذریعے میں حصے کو ظاہر کرتے ہیں۔						

میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینک ذرائع میں مضبوط اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کے نتیجے میں مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینک

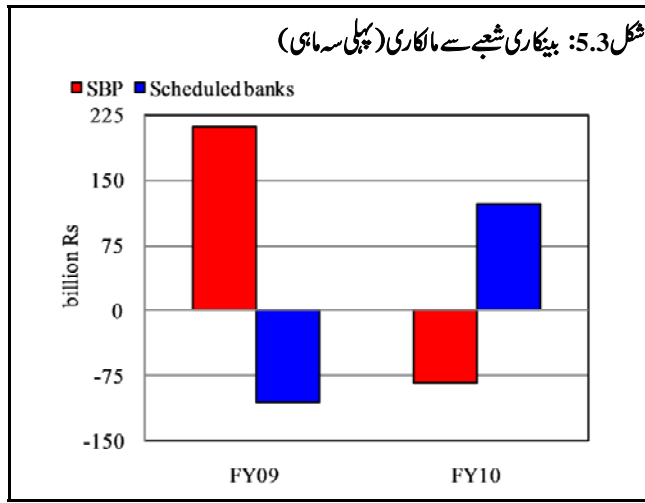
⁵ بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری نقد بنیادوں پر حاصل کی جاتی ہے، اس لیے یہ جدول 4.1 میں دیے گئے حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتی ہے، جس میں اعداد و شمار کی پیمائش واجب الوصول بنیادوں پر کی جاتی ہے۔

⁶ برج فنانسنگ، فنانسنگ کی عارضی سہولت کو کہتے ہیں اور اسے متوقع نقد قومات کی آمد کے انتظار میں سیالیت کی سطح کو برقرار رکھنے کے لیے برج کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مالکاری کا حصہ بڑھ کر 73.4 فیصد ہو گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 20.6 فیصد تھا۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام سے مالکاری میں بھی خاصی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔

بینکاری شعبے کی مالکاری

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام سے خالص میزانیہ مالکاری 39 ارب روپے رہی جبکہ یہ گزشتہ برس 104.6 ارب روپے تھی۔ تاہم، بینکاری نظام کی مالکاری ساخت میں تبدیلی ہوئی ہے کیونکہ زیر جائزہ مدت میں حکومت کی بینکاری نظام سے قرض گیری میں خاصا

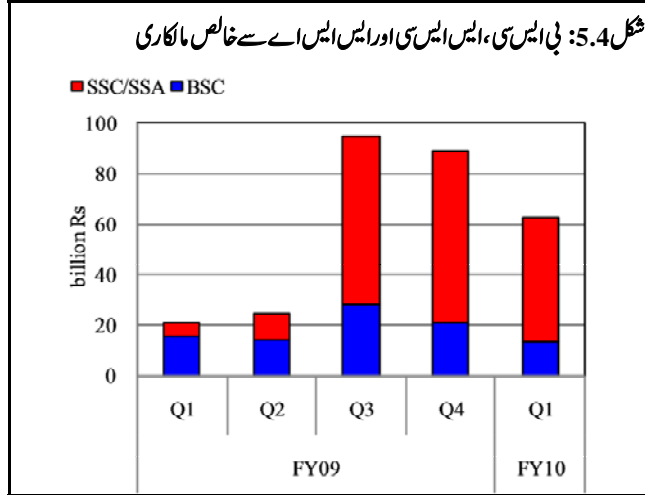


اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک سے مالکاری میں 82.6 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی (دیکھئے شکل 5.3)، جس سے آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والے سمجھوتے کے تحت مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کی حدود پر کامیابی سے عملدرآمد کی عکاسی ہوتی ہے۔ خسارے کی تسلیک میں کمی سے گرانی کا دباؤ کسی حد تک کم کرنے میں مدد ملے گی تاہم جدولی بینکوں سے حکومتی قرض گیری میں اضافے کے سیالیت اور سود کی شرحوں پر اثرات مرتب ہوں گے۔

غیر بینک ذرائع سے مالکاری

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر بینک قرض گیری 107.6 ارب روپے تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 27.1 ارب روپے تھی۔ مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حاصل ہونے والی مجموعی مالکاری میں سب سے زیادہ حصہ قومی بچت اسکیموں کا ہے جو 153 ارب روپے بنتا ہے۔ قومی بچت اسکیموں میں بہو دیویونکر سرٹیفکیٹس (بی ایس سی)، اپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) اور اپیشل سیونگز اکاؤنٹس (ایس سی اے) میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی قومی بچت اسکیموں میں مذکورہ تینوں وثیقہ جات کا حصہ 67.2 ارب روپے بنتا ہے لیکن دیگر وثیقہ جات کی خالص واپسی نے قومی بچت اسکیموں کے ذریعے خالص رقوم کی آمد میں کمی کردی (دیکھئے شکل 5.4)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں بھاری اضافے کے بعد سے قومی بچت اسکیموں کی کارکردگی کمزور رہی ہے۔ جس کا ایک سبب اہم قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع میں ہونے والی کمی ہے جو طویل مدتی حکومتی وثیقہ جات پر شرح سود میں ہونے والی کمی سے ہم آہنگ ہے۔

5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں



مالی سال 10 کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی ٹیکس وصولیاں بڑھ کر 263.7 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 262.1 ارب روپے رہی تھیں (دیکھئے جدول 5.5)۔ اس میں جمع ہونے والی رقم سے ایف بی آر کے ٹیکسوں کے تمام چار زمروں کی خراب کارکردگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ بلا واسطہ ٹیکسوں میں کمی ہوئی ہے جبکہ بالواسطہ ٹیکسوں میں مجموعی طور پر 2.7 فیصد اضافہ ہوسکا۔

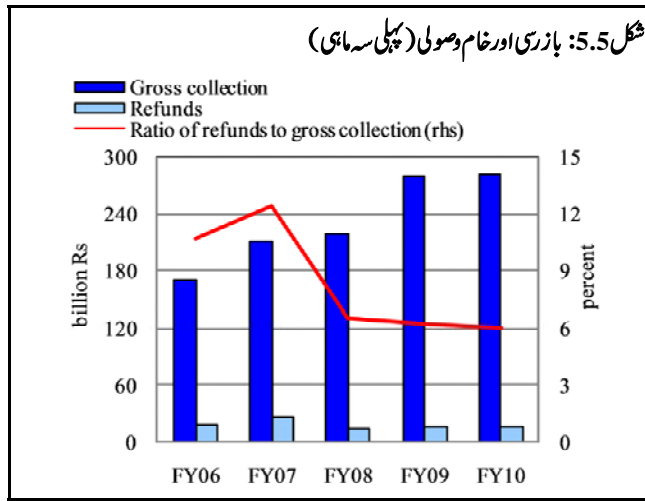
جدول 5.5: ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی (خالص) (جولائی تا ستمبر)							
ارب روپے							
سال سال تبدیلی (فیصد)	سالانہ ہدف کا فیصد		خالص وصولی		سالانہ ہدف		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء
-3.5	13.8	15.1	17.7	85.2	88.2	565.6	498.9
2.7	36.1	23.8	23.2	178.5	173.9	751.1	751.1
6.2	33.2	23.4	23.5	117.1	110.2	499.4	469.9
11.5	58.9	18.6	23.4	28.4	25.5	152.8	112.0
-13.4	31.7	20.4	22.6	33.1	38.2	162.2	169.2
0.6	27.7	19.1	21.0	263.7	262.1	1,380.0	1,250.0
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو							

ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں سست روی مجموعی معاشی سرگرمیوں میں کمزوری کی عکاس ہے۔ خصوصاً، کارپوریٹ شعبے کی متوقع پست آمدنی اور درآمدات میں کمی ٹیکس وصولیوں کی توقع سے کم کارکردگی پر منتج ہوئی۔ مزید برآں، مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں کمی آئی ہے جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 6 فیصد کی خاطر خواہ کمی آئی تھی اور اس کے نتیجے میں ٹیکس وصولیوں میں کمی کی کارروائیاں جاری رہا۔

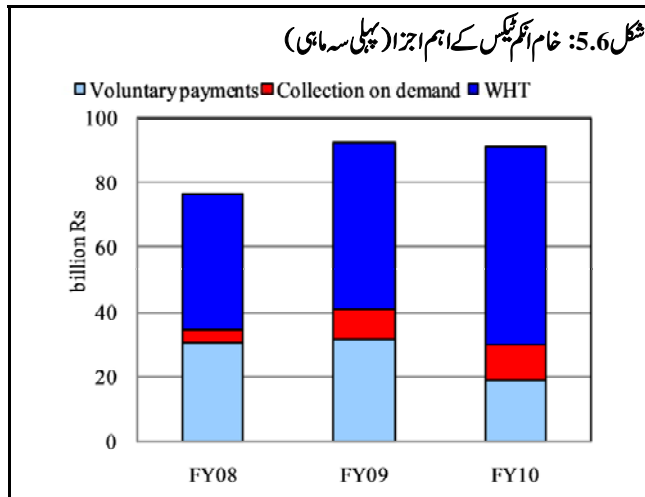
سالانہ اہداف کے لحاظ سے ایف بی آر کے ٹیکسوں کی کارکردگی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سالانہ ہدف کا صرف 19.1 فیصد حاصل کیا جا چکا ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 21 فیصد تھا۔ ایف بی آر کو مالی سال 10ء کا سالانہ ہدف حاصل کرنے کے لیے سال کے باقی رہ جانے

والے مہینوں میں 124 ارب روپے ماہانہ کی اوسط سے وصولی کرنی ہوگی۔ گزشتہ برس کی اوسط ماہانہ ٹیکس وصولی 69.4 ارب روپے تھی جو اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ ان حقائق اور کمزور معاشی سرگرمیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 10ء کا سالانہ ہدف واضح طور پر کافی بلند معلوم ہوتا ہے۔

باز ادائیگی



مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام ٹیکس وصولی میں صرف 0.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 27.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ گزشتہ تین برسوں سے باز ادائیگی اور خام وصولیوں کے تناسب میں تبدیلی نہیں آئی ہے (دیکھئے شکل 5.5)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ میزانیہ ضروریات پوری کرنے اور خالص وصولیوں میں اضافہ ظاہر کرنے کے لیے حکومت باز ادائیگی کو روکنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے۔



بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکس 3.5 فیصد کی منفی نمو کے ساتھ 85.2 ارب روپے رہے۔ چونکہ خام بلا واسطہ ٹیکسوں کا 97 فیصد خام انکم ٹیکس پر مشتمل ہوتا ہے، اس لیے خام انکم ٹیکس کے اجزائے ترکیبی کی تقسیم سے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی کے اسباب جاننے میں مدد ملے گی۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام انکم ٹیکس وصولیاں صرف 91.1 ارب روپے رہیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 92.5 ارب روپے جمع کیے گئے تھے۔ اس مد میں سب سے اہم دھچکا رضا کارانہ ادائیگیوں میں کمی تھی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران رضا کارانہ جز سے 19 ارب روپے کے محاصل وصول ہوئے جبکہ مالی سال 09ء کی اسی مدت میں 31.8 ارب روپے حاصل ہوئے تھے (دیکھئے شکل 5.6)۔

رضا کارانہ ادائیگیاں منافع اور پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مجموعی رضا کارانہ ادائیگیوں میں منافع پر ادائیگیوں کا حصہ 3.6 ارب روپے رہا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.2 ارب روپے تھا۔ تاہم، زیر جائزہ مدت میں پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں سے وصولی صرف 15.3 ارب روپے رہی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 29.6 ارب روپے تھی۔ اس طرح، مالی سال 10ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں میں کمی کا اہم سبب پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں کی مایوس کن کارکردگی ہے۔ پیشگی ٹیکس کارپوریٹ شعبے کی جانب سے متوقع نفع یا بی کی بنیاد پر ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح، اس جز کے ٹیکسوں میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارپوریٹ شعبے کو کم منافع کی توقع تھی۔

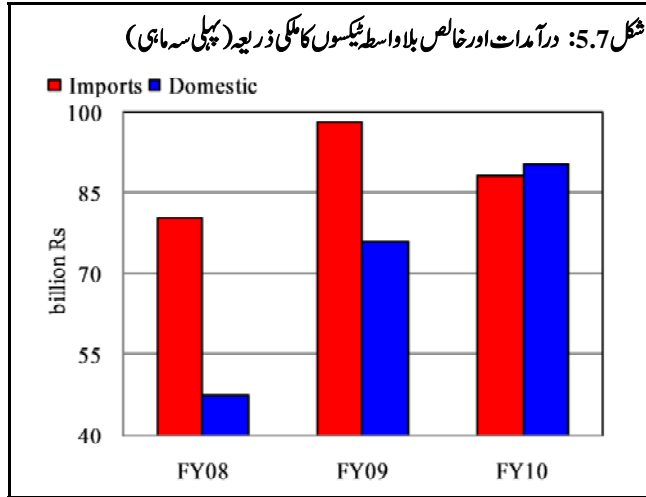
عند الطلب وصولی جو کہ خام انکم ٹیکس کا ایک اہم جز ہے، اس میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی (سال بسال) کے دوران 19.1 فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن یہ اضافہ پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں میں ہونے والی کمی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی تھا۔ گزشتہ برس ایف آئی آر نے ٹیکس ریٹرنز کے لیے آڈٹ و جانچ کے نظام سے مکمل استفادہ کیا تھا جس کے نتیجے میں عند الطلب وصولی میں 118 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی تھی۔

جدول 5.6: ود ہولڈنگ ٹیکسوں کی وصولی					
ارب روپے					
مطلق فرق		جولائی تا ستمبر			
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
2.4	1.5	10.4	8.0	6.4	درآمدات
1.8	1.1	7.1	5.4	4.3	تنخواہیں
-0.3	0.5	1.3	1.6	1.1	منافع منقسمہ
1.3	0.0	4.5	3.2	3.3	وثیقہ جات
0.8	3.2	18.0	17.2	13.9	معاہدے
0.1	1.3	3.7	3.6	2.3	برآمدات
0.6	0.9	2.8	2.2	1.3	انقد قومات کا نکلا یا جانا
1.8	0.3	3.4	1.6	1.3	بجلی کے بل
0.2	0.6	5.1	4.9	4.4	ٹیلی فون
1.0	0.0	5.1	4.1	4.1	دیگر
9.7	9.4	61.5	51.7	42.3	کل (خام)
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو					

انکم ٹیکس کے تیسرے اہم جز ود ہولڈنگ ٹیکس میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 18.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں اس میں 22.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (جدول 5.6)۔ سہ ماہی کے دوران ود ہولڈنگ ٹیکسوں میں سب سے زیادہ حصہ درآمدات اور بجلی کے بلوں کا ہے۔ ملک میں لوڈ شیڈنگ کے باوجود بجلی کے بلوں سے وصولیوں میں اضافے کی وجہ بجلی کے چارجز میں اضافہ ہے۔ تنخواہوں سے وصولیوں کی مد میں بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس سے آجروں کی جانب سے گرانی کی بلند سطح کی تلافی کے لیے تنخواہوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ گرانی کی سطح تاریخی اعتبار سے بہت بلند سطح تھی۔ برآمدات کی وصولیوں میں صرف 0.1 ارب روپے کا اضافہ ہو سکا جس کا سبب گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برآمدات میں 4 فیصد کمی ہے۔

بلا واسطہ ٹیکس

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی خالص وصولیوں میں صرف 2.7 فیصد نمو ہو سکی جبکہ گزشتہ برس اس میں 36.1 فیصد



اضافہ ہوا تھا۔ مطلق لحاظ سے مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی میں 178.5 ارب روپے کے بلا واسطہ ٹیکس جمع ہوئے جبکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں 173.9 ارب روپے وصول کیے گئے تھے۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کے تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ دھچکا درآمدات سے لگا۔ درآمدات سے متعلق بلا واسطہ ٹیکسوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 10.2 فیصد کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔ اس کا اہم سبب درآمدات کی روپے میں قدر کا 21 فیصد تک گرنا ہے۔

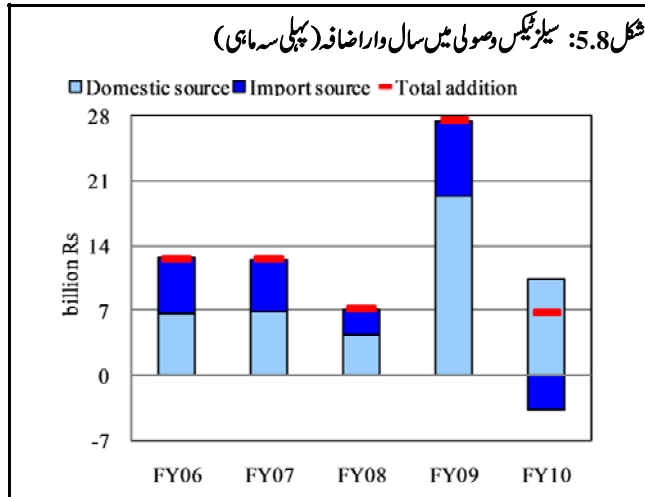
ملکی ذرائع سے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں نموسست رفتاری کا شکار ہو کر 19.3 فیصد ہو گئی جبکہ ایک سال قبل اس میں 60 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی بلند نمو میں عالمی نرخوں میں اضافے کے باعث پیٹرولیم مصنوعات کی ٹیکس وصولیوں میں بھاری اضافے سے مدد ملی تھی۔

اجناس کے لحاظ سے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ کمی پیٹرولیم مصنوعات کی وصولیوں میں آئی جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 6 ارب روپے کم رہیں (دیکھئے جدول 5.7)۔ اس کا اہم سبب پیٹرولیم مصنوعات کی قابل ڈیوٹی درآمدی قدر میں 46 فیصد کمی تھی۔ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں خدمات اور لوہا و فولاد کے زمرے کی وصولیوں کی سطح بلند رہی۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران لوہا و فولاد کی قابل ڈیوٹی درآمدی قدر میں 24.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 18.3 فیصد کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ ملکی ذریعے کے لحاظ سے مذکورہ اشیاء کے حصے میں اضافے کے اہم اسباب یہ ہیں: (الف) سیمنٹ (ب) سگریٹ و تمباکو (ج) برقی توانائی (د) قدرتی گیس اور (ه) خدمات۔

سیلز ٹیکس

مالی سال 10ء کے دوران سیلز ٹیکس سے خالص وصولی 117.1 ارب روپے رہی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 6.8 ارب روپے زیادہ ہے۔ سیلز ٹیکس میں ہونے والے مجموعی اضافے میں سے 10.4 ارب روپے ملکی ذریعے سے حاصل ہوئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درآمدی ذریعے سے سیلز ٹیکس کی وصولی گزشتہ برس کی وصولیوں سے 3.6 ارب روپے کم رہی (دیکھئے شکل 5.8)۔ ملکی زمروں پر سیلز ٹیکس کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ: (الف) قدرتی گیس (ب) برقی توانائی (ج) مشروبات (د) سیمنٹ (ه) موٹر کاریں (و) چینی اور (ز) خدمات کے زمروں میں

جدول 5.7: اہم اجناس سے بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی (ملکی + درآمدات)								
ارب روپے								
کل میں حصہ (فیصد)			مطلق فرق		جولائی تا ستمبر			
میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
100.0	100.0	100.0	4.6	46.1	178.5	173.9	127.8	مجموعی بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں
جس میں								
29.8	34.0	24.3	-6.0	28.1	53.1	59.1	31.1	پیٹرولیم مصنوعات
3.9	4.9	6.5	-1.6	0.2	6.9	8.4	8.3	خوردنی تیل
4.1	5.4	7.4	-2.1	0.0	7.3	9.4	9.5	گاڑیاں (غیر ریلوے)
2.6	2.3	3.1	0.5	0.1	4.6	4.1	3.9	لوہا و فولاد
2.3	3.3	3.5	-1.7	1.2	4.0	5.7	4.5	برقی مشینیں
1.0	0.9	0.7	0.2	0.7	1.8	1.6	0.9	چائے اور کافی
2.4	2.9	3.2	-0.7	0.9	4.2	5.0	4.1	مشینیں و برقی آلات
3.0	3.8	3.7	-1.2	1.8	5.4	6.6	4.8	پلاسٹک گوند وغیرہ
5.4	5.1	4.6	0.7	3.1	9.6	8.9	5.9	سگریٹ و تمباکو
3.1	3.0	2.9	0.4	1.6	5.6	5.3	3.7	سینٹ
4.6	2.9	2.6	3.2	1.8	8.3	5.0	3.3	خدمات
62.0	68.5	62.4	-8.4	39.3	110.7	119.1	79.8	مجموعی کل
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو								



گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ درآمدی ذریعے سے وصولی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 6.5 فیصد کمی ہوئی۔ جس میں سے لوہا و فولاد کے زمرے کی وصولیاں گذشتہ سال کی نسبت زیادہ رہیں۔ درآمدات سے متعلق سیلز ٹیکس میں کمی کا تعلق درآمدات کی روپے میں قدر کے گرنے سے ہے۔

وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی)

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران

ایف ای ڈی سے 28.4 ارب روپے کی وصولی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی پہلی سہ ماہی میں 25.5 ارب روپے جمع ہوئے تھے۔ ایف ای ڈی کی درآمدات ملکی ذریعے کے زمروں میں تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ درآمدات سے متعلق ایف ای ڈی میں 31.1 فیصد کمی آئی اور یہ 2.8 ارب روپے

رہی۔ اس کے باوجود مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی ذریعے سے 25.6 ارب روپے حاصل ہوئے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت کے دوران 21.5 ارب روپے جمع کیے گئے تھے۔ ملکی ذریعے سے جمع کی جانے والی وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشروبات اور سگریٹ و تمباکو سے ملنے والی ٹیکس وصولیاں مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ رہیں۔

کسٹم ڈیوٹی (سی ڈی)

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کسٹم ڈیوٹی کے زمرے میں 33.1 ارب روپے حاصل ہوئے جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 13.4 فیصد منفی نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ کسٹم ڈیوٹی سے ملنے والی وصولیوں میں تبدیلی درآمدات کی روپے کی قدر میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔

5.7 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کی سرکاری مالیات میں خاصا بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے کیونکہ اخراجات میں خاصا اضافہ ہو گیا جبکہ محصولات میں کمی آگئی (دیکھئے جدول 5.8)۔ نتیجتاً، مجموعی توازن 10.1 ارب روپے خسارے میں تبدیل ہو گیا جو مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 20.1 ارب روپے فاضل رہا تھا۔

تمام صوبوں کی محصولاتی وصولیاں 173.2 ارب روپے رہیں، اس طرح مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 8.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال ان میں 34.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں صوبوں کے وفاقی ٹیکس فرائض میں معمولی اضافہ ہو سکا جس کا اہم سبب قابل تقسیم پول میں توسیع ہے (اس کی عکاسی ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں کی نمو میں سست رفتاری سے بھی ہوتی ہے)۔

صوبہ وار تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب کو مجموعی توازن میں بھاری بگاڑ کا سامنا کرنا پڑا اور یہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں فاضل سے خسارے میں تبدیل ہو گیا۔ سندھ کے مجموعی فاضل میں بہتری دیکھنے میں آئی جبکہ بلوچستان اور صوبہ سرحد کے مجموعی توازن کے فاضل میں کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے جدول 5.9)۔

5.8 ملکی قرضے

آخر اکتوبر 2009ء تک پاکستان کے ملکی قرضے 41 کھرب روپے کی سطح پر تھے اس طرح جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس میں 5.7 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس اس میں 6.3 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.10)۔ مالی سال 10ء کے بڑھے ہوئے مالیاتی خسارے کی موجودگی میں ملکی قرضوں کی نمو میں سست روی سے بچٹ خسارے کی مالکاری کے لیے بیرونی ذرائع کی دستیابی کی بلند سطح کی عکاسی ہوتی ہے۔

ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی

ملکی قرضوں کی اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران رواں قرضوں میں 5.4 فیصد نمو

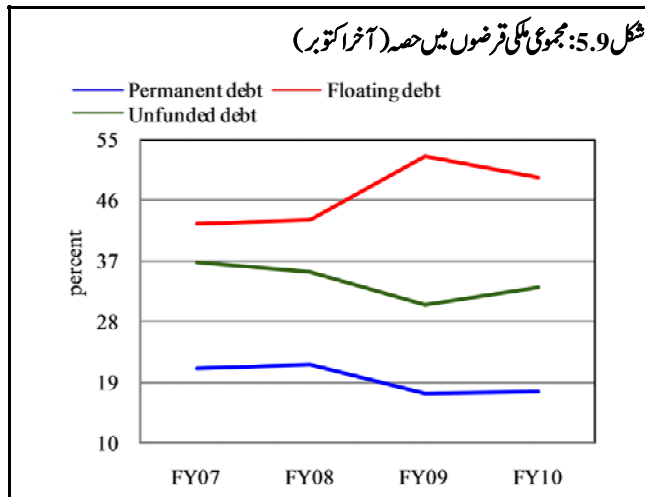
جدول 5.8: مجموعی صوبائی مالیاتی کا خلاصہ						
ارب روپے						
سال پر سال (فیصد)		جولائی تا ستمبر				
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
8.1	12.8	173.2	160.2	142.0	98.7	مجموعی حاصل
6.2	36.9	132.1	124.4	90.9	78.5	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
-10.7	34.0	11.2	12.6	9.4	9.9	صوبائی ٹیکس
-8.3	80.0	1.7	1.8	1.0	1.5	جائیداد ٹیکس
4.8	0.0	0.6	0.6	0.6	0.5	ایکسائز ڈیوٹی
-10.8	-3.7	2.3	2.6	2.7	2.4	اسٹمپ ڈیوٹی
18.6	-8.7	2.5	2.1	2.3	2.0	موتروں پر ٹیکس
-24.4	96.4	4.2	5.5	2.8	3.5	دیگر
19.4	-54.1	10.0	8.4	18.3	4.9	صوبائی غیر ٹیکس
-	-	0.0	0.0	9.5	0.0	سود
-10.5	-20.0	0.4	0.4	0.5	0.5	آپناشی
20.8	-3.6	9.7	8.0	8.3	4.4	دیگر
33.3	-36.7	19.7	14.8	23.4	5.4	وفاقی قرضے اور منتقلیاں / گرانٹس
-91.1	11.8	0.1	1.5	1.3	-1.5	قرضے (خالص)
47.4	-39.6	19.6	13.3	22.0	6.9	گرانٹس
30.8	-16.5	183.2	140.1	167.7	111.7	مجموعی اخراجات
20.5	11.5	143.8	119.3	107.0	88.2	جاری اخراجات
0.1	-4.5	4.2	4.2	4.4	5.1	وفاقی حکومت کو سودی ادائیگیاں
21.3	12.2	139.6	115.1	102.6	83.1	دیگر جاری اخراجات
89.6	-65.7	39.4	20.8	60.7	23.5	ترقیاتی اخراجات
-150.1	-178.1	-10.1	20.1	-25.7	-13.0	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ						

ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ نمونہ کی کے باوجود ملکی قرضوں میں سب سے زیادہ حصہ رواں قرضوں کا ہے (دیکھئے شکل 5.9)۔ حکومت جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران غیر بینک ذرائع سے کافی رقم جمع کرنے میں کامیاب رہی۔ اس کے نتیجے میں آخر اکتوبر 09ء تک مجموعی ملکی قرضوں میں غیر فنڈ قرضوں کا حصہ بڑھ کر 33 فیصد تک پہنچ گیا جو آخر اکتوبر 08ء میں 30.4 فیصد تھا۔ دوسری جانب، مجموعی ملکی قرضوں میں مستقل قرضوں کے حصے میں معمولی اضافہ دیکھا گیا اور یہ آخر اکتوبر 09ء تک بڑھ کر 17.7 فیصد تک پہنچ گئے۔

ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل قرضوں کا واجب الادا اسٹاک جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران بڑھ کر 42.1 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 8.1 ارب روپے واپس کیے گئے تھے (دیکھئے جدول 5.11)۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سب سے بڑا حصہ پی آئی بی کا بنتا ہے جس سے 15.7 ارب روپے حاصل ہوئے۔ حکومت ستمبر 2009ء میں اجارہ

جدول 5.9: صوبائی مالیات (جولائی تا ستمبر)								
ارب روپے								
بلوچستان	سرحد	سندھ	پنجاب					
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	
18.7	18.8	32.7	21.7	48.0	47.1	73.8	72.6	مجموعی حاصل
11.4	11.7	15.7	15.5	40.1	37.4	65	59.8	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
0.2	0.2	0.5	0.6	4.4	6.2	6.1	5.7	صوبائی ٹیکس
0.2	0.4	5.7	1.8	1.0	0.8	3.1	5.4	صوبائی غیر ٹیکس
6.9	6.5	10.8	3.9	2.4	2.7	-0.4	1.8	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
11.8	8.4	30.9	17.0	35.0	46.6	105.5	68.1	مجموعی اخراجات
10.9	6.9	20.4	14.5	31.5	41.3	81.0	56.8	جاری اخراجات
0.9	1.5	10.4	2.5	3.6	5.4	24.5	11.3	ترقیاتی اخراجات
6.9	10.4	1.8	4.8	13.0	0.5	-31.7	4.5	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ								

جدول 5.10: ملکی قرضے میں اہم پیش رفت		
جولائی تا اکتوبر		
میں 10ء	میں 09ء	
5.7	6.3	ملکی قرضے میں نمو (فیصد)
116.5	25.8	ایلی ٹی قرضے کا حصہ (ارب روپے)
103.0	179.3	ایس ٹی قرضہ ہولڈنگ کا حصہ (ارب روپے)
219.5	205.0	ملکی قرضہ (ارب روپے)
4072.1	3471.1	ملکی قرضہ (آخر اکتوبر، ارب روپے)



صکوک کی واحد نیلامی کے ذریعے 14.4 ارب روپے کا قرضہ لینے میں کامیاب رہی۔ مزید برآں، جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران پرائز بانڈز کے ذریعے رقم جمع کرنے میں خاصی بہتری دیکھنے میں آئی اور اس مد میں 13 ارب روپے حاصل ہوئے۔ اس کا اہم سبب حکومت کی جانب سے فروری 09ء میں انعامات کی رقم میں اضافہ تھا۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران گزشتہ برس کے مقابلے میں رواں قرضوں کی نمو 5.5 فیصدی درجے کی کے بعد 5.4 فیصد رہ گئی۔ رواں قرضوں کی نمو میں تیزی سے کمی کا اہم سبب خزانہ بھرنے کے لیے ٹریژری بلز کے ذریعے قومات حاصل کرنے کی خاطر حکومتی قرض گیری کی پست سطح ہے اور جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس

جدول 5.11: مستقل قرضے کا خاکہ

ارب روپے

میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
خالص وصولیاں	قرضہ (آخر اکتوبر)	خالص وصولیاں	قرضہ (آخر اکتوبر)
456.7	15.7	399.1	-12.5
42.2	14.4	6.5	6.5
210.4	13.0	180.7	-2.1
10.8	-1.0	14.0	0.0
720.1	42.1	600.3	-8.1

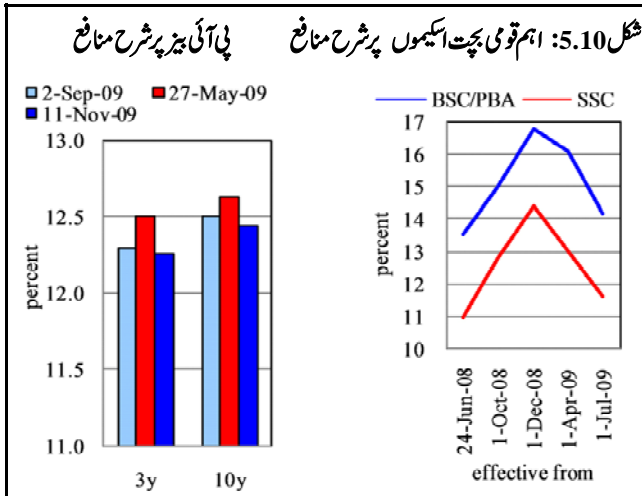
جدول 5.12: ٹی بلز سے قوم کا خالص بہاؤ

ارب روپے

میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
184.9	-94.3	108.2	
-81.9	273.5	-46.7	
103.0	179.3	61.6	

* بشمول کمرشل بینکوں کو ایم ٹی بی کی یکمشت فروخت

مد میں 81.9 ارب روپے کی خالص واپسی دیکھنے میں آئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 321.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.12)۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران ٹریژری بلز (نیلامی) کے واجبات میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں اس میں 17.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ مراجعت ٹریژری بلز کی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں کی شرکت میں اضافے کا نتیجہ تھی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) گرانے میں کمی کے باعث پالیسی ریٹ میں کمی کی توقعات اور (ب) نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی طلب میں کمی۔

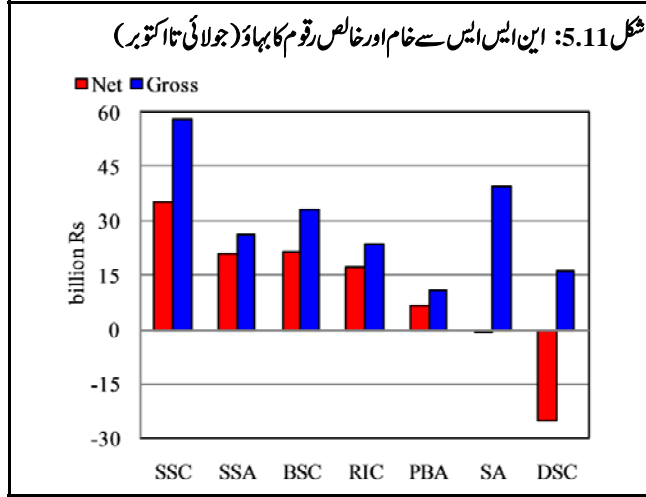


غیر فنڈ قرضہ جات کا بڑا حصہ قومی پچت اسکیموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس مدت میں 74.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 33.8 ارب روپے بڑھے تھے۔ اس اضافے کا اہم سبب سرمایہ کاروں کی یہ توقعات تھیں کہ قومی پچت اسکیموں پر شرح منافع میں مزید کمی کی جائے گی۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس اضافے کے باوجود حکومت کو آئندہ مہینوں میں قومی

پچت اسکیموں کے ذریعے قوم جمع کرنے میں مشکلات پیش آسکتی ہیں کیونکہ اوسط ماہانہ بہاؤ میں کمی کا رجحان رہا ہے۔ قومی پچت اسکیموں کے ذریعے خالص قوم جمع کرنے میں بتدریج کمی کا اہم سبب اپریل 09ء سے این ایس ایس کے اہم وٹیتہ جات پر شرح منافع کو کم کرنے کا حکومتی فیصلہ ہے۔ پی آئی بی کی یافت میں مسلسل کمی قومی پچت اسکیموں کے وٹیتہ جات پر شرح ہائے منافع میں مزید کمی کا باعث بن سکتی ہے (دیکھئے شکل 5.10)۔⁷

⁷ بی ایس ای اور پی بی اے کی مدت دس سال جبکہ این ایس ای کی تین سال ہے۔

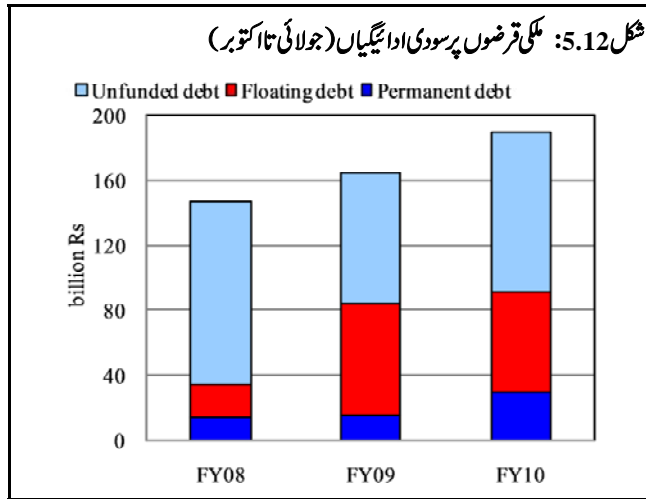
جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران قومی بجٹ اسکیموں کے وثیقہ جات کی خام فروخت خاصے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 207.6 ارب روپے



تک پہنچ گئی (دیکھئے شکل 5.11)۔ تاہم ان وثیقہ جات کو بھاری مقدار میں نقد کرائے جانے اور ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سی) کی عرصیت مکمل ہونے کی بلند سطح نے اس مد میں خالص وصولیوں کی سطح کو پست کر دیا۔ بی ایس سی اور پی بی اے پر بلند شرح منافع کے باوجود سرمایہ کاروں نے ایس ایس سی اور ایس ایس اے میں زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی ممکنہ وجوہات یہ ہیں: (الف) ان اسکیموں میں خریداری کی تاریخ کے ایک ماہ بعد کسی بھی وقت مفت نقد کرانے

کی سہولت اور (ب) اگر ان اسکیموں پر کمایا ہوا منافع مخصوص حد میں رہے تو اسے وہ ہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا۔ مزید برآں، سرمایہ کاری کی وسعت بھی خاصی زیادہ ہے کیونکہ ان وثیقہ جات میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو بھی سرمایہ کاری کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں



جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں 14.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 189.4 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ گزشتہ برس اس مد میں 164.8 ارب روپے کی ادائیگی کی گئی تھی (دیکھئے شکل 5.12)۔ ملکی قرضوں کی ادائیگی کے اجزائے ترکیبی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ برس کے مقابلے میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران مستقل قرضوں کی سودی ادائیگیوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کا اہم سبب دس سالہ

پی آئی بیز پر کی جانے والی سودی ادائیگیاں ہیں جو کہ پی آئی بیز کے واجب الادا اسٹاک میں اس کے بڑھتے ہوئے حصے سے ہم آہنگ ہیں۔ اس کے مقابلے میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں رواں قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں گزشتہ برس کی نسبت معتدل کمی آئی ہے۔ اس کمی کی بڑی

وجہ ٹریڈری بلز کی عرصیتوں (نیلامی) کی تکمیل کی پست سطح ہے کیونکہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء کے دوران بینک ٹریڈری بلز کی نیلامیوں میں شرکت سے ہچکچاہے تھے۔ تاہم، کمرشل بینکوں کو سودی ادائیگیوں میں کمی کی تلافی بڑی حد تک ایم آر ٹی بیز کی سودی ادائیگیوں میں اضافے سے ہو جاتی ہے اور 30 اکتوبر 2009ء تک اس کے قرضے دس کھرب سے زیادہ تھے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں غیر فنڈ قرضوں پر قرضوں کی ادائیگی کی لاگت 23 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 98.7 ارب روپے ہو گئی۔ ڈی ایس سیز کے عرصیت مکمل کرنے والے اسٹاک پر سودی ادائیگیوں کا غیر فنڈ قرضہ جات پر مجموعی سودی ادائیگیوں میں اب بھی بڑا حصہ ہے۔ دوسری جانب، ایس ایس سی اور بی ایس سی پر سودی ادائیگیوں میں بھی جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران خاصا اضافہ ہوا ہے جو مجموعی غیر فنڈ قرضوں میں ان کے بڑھتے ہوئے حصے سے ہم آہنگ ہے۔